www.KitaboSunnat.com

ابو سعید (شیخوپورہ) تلمیذ شیخ الحدیث احمد اللہ الدہلویؒ (تلمیذ شیخ الکل سید نذیر حسینؒ)

علمائے حق کے لیے لمحۂ فکریہ

آپ کا مول تول شروع ہو گیا ہے

علمائے کرام، انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وارث، دینِ نبی کے ترجمان، صداقتِ اسلام کے شاہد، طائفہ منصورہ کی جان اور ملتِ اسلامیہ کے اصلی نمائندے ہوتے ہیں۔ یہ وہ اعزاز ہے جو بیک وقت کسی ایک طبقہ کو ایک ساتھ مشکل سے حاصل ہوتا ہے۔ اس لیے ہمیشہ سے انھیں ناقابلِ تسخیر محاذ اور قابلِ صد رشک اعزاز تصور کیا جاتا رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ گروہِ سعید اس احترام، اکرام، اعتماد اور عزت کا اہل بھی ہے — کثرہم اللہ سوادہم۔

ان کے مقامِ شہادت کی رفعت کا اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ حق تعالیٰ نے "توحیدِ برحق" پر اپنی ذات اور فرشتوں کے ساتھ علماء کو بھی بطورِ گواہ پیش کیا ہے۔

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ

(پ۳ - آل عمران ع۲)

ان کی قابلِ ذکر طمانیت کا اس کے علاوہ اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ جہانِ علم و فن کے بڑے بڑے جغادری ریب و تذبذب کی دلدل میں پھنس جاتے ہیں، وہاں وہ پوری شرحِ صدر کے ساتھ غیر متزلزل ایقان اور طمانیت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ..... وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا (پ۳ - آل عمران ع۱)

یہ طمانیت ان کی بے ذوقی یا کم فہمی پر مبنی نہیں ہوتی بلکہ وہ دراصل اس طبعی مناسبت کا قدرتی نتیجہ ہوتی ہے جو اسلامی طرزِ حیات کی بدولت ان میں پیدا ہو جاتی ہے، کیونکہ یہ "رسوخ فی العلم" کا حاصل ہوتی ہے، جو سراپا ذوق بھی ہے اور بہ فہم بھی، شرحِ صدر بھی ہے اور معراجِ مشاہدۂ قلبی بھی لیکن

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ع ذوق ایں بادہ ندانی بخدا! تا نچشی

جہاں پر علم و ہوش کے طاغوتی دیوتا تھک ہار کر بیٹھ جاتے ہیں وہاں سے علمائے حق کے علم ویقین اور طمانیت کی ابتداء ہوتی ہے، چنانچہ شفقت اور خیر خواہی کے جذبہ کے ساتھ اور علیٰ وجہ البصیرت ان کو آواز دیتے ہیں کہ: ادھر آؤ! ہم تمہیں راہِ راست پر ڈال دیں گے۔

يَا أَبَتِ إِنِّي قَدْ جَاءَنِي مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ فَاتَّبِعْنِي أَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا (پ ۱۶۔ مریم ع ۳)

ابا جان! مجھے ایسی معلومات حاصل ہوئی ہیں جو آپ کو حاصل نہیں ہوئیں تو آپ میرے پیچھے ہو لیجیے! میں آپ کو سیدھا رستہ دکھا دوں گا۔

ان کا طرۂ امتیاز صرف علم و بصیرت نہیں ہے بلکہ "خشیتِ الٰہی" ان کے تمام احساسات، نفسیات اور علم و ہوش کی اساس ہوتی ہے۔

إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ (پ ۲۲۔ فاطر ع ۴)

اس کے بندوں میں سے صرف علماء ہی اللہ سے ڈرتے ہیں۔

ع آنانکہ عارف تراند ترساں تر اند

اس لیے ان کے دل ماسوی اللہ کے ڈر سے سدا خالی رہتے ہیں۔ وہ ایک ہی دروازہ پر جھک کر دوسرے ہر باب اور دروازہ سے نجات پا گئے تھے۔ غیر کی طرف سے لالچ یا خوف کبھی بھی ان کے دل و دماغ میں جگہ نہ پا سکے تھے۔ ان کی بیم و رجا اور نفع و ضرر کے احساسات اور تصورات "لا الٰہ الا اللہ" کے گرد گھومتے تھے۔ اس لیے سب سے گردن فراز تھے، دریاؤں کی مچھلیاں اور خشکی کے جانور اور حشرات الارض اور ہوا کے پرندے ان کے لیے سدا دست بدعا رہتے ہیں۔

رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ عِلْمًا فَبَذَلَهُ لِلنَّاسِ وَلَمْ يَأْخُذْ عَلَيْهِ طَمَعًا وَلَمْ يَشْتَرِ بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا فَذَلِكَ تَسْتَغْفِرُ لَهُ حِيتَانُ الْبَحْرِ وَدَوَابُّ الْبَرِّ وَالطَّيْرُ فِي جَوِّ السَّمَاءِ (طبرانی اوسط۔ ابن عباس)

یہ وہ ستارے ہیں، جو فکر و عمل کے ظلمات میں لوگوں کو راہ دکھاتے ہیں اور لوگ راہ پاتے ہیں ورنہ بھٹک جاتے ہیں۔

إِنَّ مَثَلَ الْعُلَمَاءِ فِي الْأَرْضِ كَمَثَلِ النُّجُومِ يُهْتَدَى بِهَا فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ فَإِذَا انْطَمَسَتِ النُّجُومُ أَوْشَكَ أَنْ تَضِلَّ الْهُدَاةُ (رواہ احمد عن انس)

ع ای خوبیٔ طبع بر من بلا شدہ ای

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مصداق ہر زمانہ میں ارباب ثروت اور حکمران ٹولے نے ان کو اپنے "اغراضِ سیئہ" کے شیشے میں اتارنے کی کوشش کی ہے جس کی وجہ سے علمائے حق کو بارہا حوصلہ شکن ابتلاء و محن اور مصائب کے گھاٹ اترنا پڑا۔ اس راہ میں جس قدر ان راہ نماؤں نے قربانیاں دی ہیں، کسی اور طبقہ نے شاید ہی دی ہوں ــــ بنو امیہ کے حجاج بن یوسف سے لے کر اب تک کتنے علمائے کرام اور ائمہ عظام ظالم بے دین اور خود غرض حکمرانوں کی مشق ناز کی بھینٹ چڑھ چکے ہیں؟ ان کا شمار اللہ ہی کو معلوم ہے تاہم علمائے حق کو "کلمۂ حق" جیسے فریضۂ حق کے ادا کرنے سے کوئی شے نہ روک سکی۔

جبری طلاق کی اوٹ میں منصور اپنی جبری بیعت اور قیادت قبول کرانا چاہتا تھا۔ جب امام مالکؒ نے اس کی یہ خواہش پوری نہ کی تو اس ظالم نے حکم دیا کہ:

"ان کو ستر کوڑے مارے جائیں، امام دار الہجرۃ کو محکمۂ امارت میں گنہگاروں کی طرح لایا گیا۔ کپڑے اتارے گئے اور شانۂ امامت پر دستِ ظلم نے ستر کوڑے پورے کیے، تمام پیٹھ خون آلود ہو گئی۔ دونوں ہاتھ مونڈھوں سے اتر گئے۔ اس پر بھی تسلی نہ ہوئی تو حکم دیا کہ اونٹ پر بٹھا کر شہر میں ان کی تشہیر کی جائے، چنانچہ ایسا ہی کیا گیا، مگر امام موصوف اب بھی ان سے رام نہ ہوئے اور نہ ہی حواس باختہ ہوئے بلکہ فرماتے رہے کہ۔

میں فتویٰ دیتا ہوں کہ طلاق جبری درست نہیں (حیاتِ مالک بحوالہ طبقات)

امام احمد بن حنبلؒ کو پابجولاں جیل لایا گیا۔ کوڑے مار مار کر لہولہان کیا گیا۔ آپ بے ہوش ہو ہو جاتے تھے اور کس مپرسی کے عالم میں نہایت جبر و تشدد کے ساتھ مدتوں جیل میں رکھا گیا اور ہمیشہ یہی فرماتے رہے کہ جو کہتے ہو اس کے لیے کتاب و سنت لاؤ۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو جرمِ حق کی پاداش میں جیل میں ڈال کر انواع و اقسام کی تعذیب اور اذیتیں دی گئیں مگر حکمرانوں کے غیر عادلانہ اور غیر اسلامی نظامِ حکومت میں ان سے قطعاً تعاون نہ کیا۔ رحمہ اللہ رحمۃً واسعۃً۔

یمن کے گورنر کے ظالمانہ طرزِ حکومت کے خلاف بولنے اور اس کو ٹوکنے کے نتیجہ میں حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو تلوار کی دھار کے نیچے اپنا سر رکھنا پڑا۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے یزید بن عبد الملک (بنو امیہ کے عظیم تاجدار) کی غیر عادلانہ حکومت کے خلاف ہمیشہ تنقید کی، اس عہد کی شورش جو یزید بن مہلب اور ابن الاشعث نے برپا کی تھی کے متعلق کہا کہ، ان میں سے کسی کا ساتھ نہ دیا جائے، ایک شامی نے کہا کہ کیا امیر المومنین کا بھی نہیں؟

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انھوں نے پورے جلال میں کہا: ہاں ہاں: نہ امیر المومنین کا، نہ امیر المومنین کا۔ (طبقات ص۱۱۲)

امام غزالیؒ نے اپنے عہد کے حکمرانوں پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ: بادشاہوں کے مال زیادہ تر حرام ہوتے ہیں۔ حلال مشکل سے ان کے ہاں ملے گا، اغلب اموال السلاطين حرام فی هذه الاعصار والحلال فی ايديهم معدوم او عزيز (احياء العلوم ص۱۲۱)

خلیفہ مقتفی لامر اللہ نے قاضی ابن المزحم الظالم کو جج مقرر کیا تو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے اس کو سخت ملامت کی کہ، تو نے سب سے بڑے ظالم کو مسلمانوں پر مسلط کیا ہے، کل خدا کو کیا جواب دو گے؟

وليت على المسلمين اظلم الظالمين، ما جوابك غداً عند رب العلمين (قلائد الجواہر ص۸)

یہ سن کر خلیفہ کانپ اٹھا اور رونے لگا اور فوراً ہی اسے برخاست کر دیا (القلائد)

بے انصاف اور ظالم لوگوں کو خاص کر حکام کو بے دریغ ٹوکتے اور بھرے مجمع میں ان کو ڈانٹتے اور ان کے خلاف لوگوں کو متوجہ کیا کرتے تھے۔

ويصدعهم بذلك على رؤس الاشهاد ورؤس المنابر وفى المحافل وينكر على من يولى الظلمة ولا تاخذه فى الله لومة لائم (ايضاً)

درباری سرکاری علماء اور مشائخ سے فرماتے کہ:۔

اے علم و عمل میں خیانت کرنے والو! تم کو ان سے کیا نسبت۔ اے اللہ اور اس کے رسول کے دشمنو! اے بندگانِ خدا کے ڈاکوؤ! اے عالمو، اے زاہدو! بادشاہوں اور سلاطین کے لیے کب تک منافق بنے رہو گے۔

پھر ان کے خلاف اللہ سے دعا کرتے کہ:

الٰہی منافقوں کی شوکت توڑ دے، ان کو ذلیل فرما..... اور زمین کو ان سے پاک کر دے یا ان کی اصلاح فرما۔ (فیوض یزدانی مجلس ص۸)

حضرت امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے حکام اور بادشاہوں پر تنقید کرتے ہوئے فرمایا:۔

یہ حضرات شریعت کے مقابلہ میں اپنی رائے پر عمل کرتے ہیں کبھی اس شخص کا ہاتھ کاٹتے ہیں جس کا ہاتھ کاٹنا جائز نہیں اور کبھی اس کو قتل کرتے ہیں جس کا قتل حلال نہیں، ان کو یہ دھوکا ہے کہ یہ سیاست ہے جس کا دوسرا مطلب یہ ہے کہ شریعت ناقص ہے اس کو تکملہ اور ضمیمہ کی ضرورت ہے اور ہم اپنی رائے سے اس کی تکمیل کرتے ہیں..... معاصی پر اصرار کے ساتھ ساتھ ان کو صلحاء کی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملاقات کا بھی بڑا شوق ہوتا ہے اور ان سے وہ اپنے حق میں دعائیں کراتے ہیں، شیطان ان کو سمجھاتا ہے کہ اس سے گناہوں کا پلڑا ہلکا ہو جائے گا۔ (ماخوذ از تاریخ دعوت وعزیمت)

امام داؤد بن یوسف الخطیب ابو اللیث کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

انه كان يكره الدخول على السلاطين ويفتي بذلك (برصغیر پاک و ہند میں علم فقہ ص ۵۲)

یعنی امام ابو اللیث سلاطین کے ہاں جانے کو برا سمجھتے تھے اور یہی فتوے دیتے تھے۔

حضرت امام ابوحنیفہؒ نے تو حکومت کی طرف سے سپریم کورٹ کے چیف جسٹس بننے کی پیشکش صرف اس لیے ٹھکرا دی تھی کہ حکمران اور ان کے حکام اسلام کے پابند نہ تھے — اور ڈرتے تھے کہ خدا کے ہاں ظالموں کے ہمراہ ان کا حشر نہ ہو۔

الغرض علمائے حق کا یہ مقام عزیمت تھا اور یہ ان کی تاریخ تھی۔ لیکن ان میں علماء سوء کا ایک طبقہ وہ بھی پیدا ہو گیا جس نے علم اور فتوے بیچے، اپنے اثر و رسوخ کا کاروبار کیا، حکومت کے مظالم میں ان کا ہاتھ بٹایا۔ حکمرانوں کی ہر بھونڈی سازش، سکیم دھندے اور ضیافت طبع کے لیے جواز کے حیلے تشخیص اور تجویز کیے۔

ویسے تو ہر زمانہ میں ہر با اثر اور ہر حکمران نے مطلب کے علماء تلاش کرنے اور ثقہ علماء کو راہِ حق سے منحرف کرنے کے لیے جال پھیلائے ہیں، لیکن دورِ حاضر میں منظم طریقے کے ساتھ جس طرح علماء کو خریدنے اور استعمال کرنے کی کوششیں شروع ہو گئی ہیں، اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئی تھیں۔ دھن دھونس اور دھاندلی کے علاوہ مستقل ایک شعبہ ان کو اغوا کرنے کے لیے تگ و دو میں مصروف ہے۔ "سیاسی داشتہ" کے طور پر باقاعدہ نام نہاد "مولانا" رکھے جاتے ہیں جو لطیف حیلوں کے ذریعے ان پر ڈورے ڈالنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں، چنانچہ اس سلسلے میں ان کو کچھ کامیابیاں بھی حاصل ہوتی ہیں۔ جیسی کچھ صورتِ حال پیدا ہو گئی ہے۔ اس کے پیشِ نظر ہم مجبور ہو گئے ہیں کہ علمائے حق کو اسی صورتِ حال کا مقابلہ کرنے کے لیے غور و فکر کرنے کی دعوت دیں — اگر وقت پر انھوں نے اس فتنہ کا احساس نہ کیا تو اندیشہ ہے کہ، کل ان کا برا حشر ہو اور اس کے ساتھ ساتھ خود "دینِ حق" بھی ناحق بدنام ہو۔

ہم دیکھ رہے ہیں کہ بڑے بڑے جبہ و دستار اور علم و فضل میں اونچی شہرت رکھنے والے لوگ ایسے بدنام شکاریوں کے سامنے ہتھیار ڈال چکے ہیں اور ہتھیار ڈالتے جا رہے ہیں کہ کرسی سے علیحدہ ہونے کے بعد اس سے سلام کرنا بھی وہ گوارا نہ کریں۔ اب ضرورت ہے کہ کوئی احمد بن حنبل، کوئی مالک، کوئی ابوحنیفہ، کوئی ابنِ تیمیہ، کوئی جیلانی اور کوئی ابن الجوزی پھر اٹھے اور دگرگوں حالات کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دھاروں کا رخ بدل دے۔ اور یہ کچھ بعید بھی نہیں ہے۔ آپ یہ سن کر حیران ہوں گے کہ جب علماء اپنے بلند مقام پر فائز تھے تو وہ بکے نہیں تھے بلکہ حکمرانوں کو جنسِ بازار کی طرح بیچ ڈالا تھا۔

مصری حکومت کا ایک نائب السلطنت اصل میں غلام تھا جو کسی طرح برسرِ اقتدار آگیا تھا، غلام اصل میں اسلامی بیت المال کی ملکیت ہوتے ہیں، اس لیے حضرت امام عزالدین بن عبدالسلام نے اعلان کیا کہ یہ شخص بیت المال کی جائیداد ہے اور شرعی طریقے پر آزاد نہیں کیا گیا چنانچہ اس فتوے سے بڑی کھلبلی مچ گئی، حکام نے بلا کر پوچھا کہ آخر آپ کیا چاہتے، فرمایا:

ہم ایک مجلس طلب کریں گے اور بیت المال کی طرف سے آپ کو نیلام کریں گے اور شرعی طریقہ پر آپ کو آزادی کا پروانہ دیا جائے گا۔ انھوں نے جاکر بادشاہ سے کہا کہ یہ شیخ ہمیں ذلیل کرنا چاہتا ہے، بادشاہ نے بڑی کوشش کی مگر شیخ نے اپنے الفاظ واپس لینے سے انکار کر دیا، جس سے برہم ہو کر شاہ سے شیخ کی شان کے خلاف کوئی غیر محتاط جملہ نکل گیا، آپ نے سن کر وہاں سے کوچ کر دیا، پھر کیا تھا سارے شہر میں کہرام مچ گیا اور بادشاہ کو خود جا کر منتوں سے واپس لانا پڑا اور بالآخر یہ طے ہوا کہ:۔

وہ امرائے سلطنت کو خود نیلام کریں۔

نائب السلطنت نے جلال میں آکر کہا کہ میں اس کی گردن اڑا دوں گا۔ تلوار لے کر شیخ کے دروازہ پر پہنچا، دستک دی، شیخ کا بیٹا آیا دیکھا کہ نائب السلطنت تلوار سونتے کھڑا ہے، جاکر بتایا تو شیخ نے کہا کہ:

بیٹا! آپ کا باپ اس قدر خوش نصیب کہاں کہ اس کو شہادت ملے۔ پھر باہر نکلے تو دیکھتے ہی نائب السلطنت کے ہاتھ سے تلوار گر گئی اور بدن پر رعشہ طاری ہو گیا —— اور پاؤں میں گر گیا اور کہا آپ کیا کرنا چاہتے ہیں، فرمایا آپ کا نیلام! پھر فرمایا یہ رقم کس مد میں ڈالیں گے؟ فرمایا: مسلمانوں کے کار میں: پوچھا: قیمت کون وصول کرے گا؟ فرمایا: میں خود۔ اس نے کہا: بہت اچھا! چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ایک ایک امیر کو نیلام کیا گیا اور ہر ایک کی بولی بولی گئی اور قیمت وصول کر کے وہ خیر کے کاموں میں صرف کی گئی (طبقات الشافعیہ ماخوذ از تاریخ دعوت وعزیمت)

اب وقت ہے کہ آپ بھی اسلامی حکومت کے قیام میں کوئی تاریخ ساز کردار پیش کریں۔ ان سے مرعوب ہونے کی ضرورت نہیں، یقین کیجیے جو لوگ اسلامی کردار اور روح سے خالی ہیں ان کا جال تارِ عنکبوت سے بھی زیادہ کمزور ہے۔ وہ آپ کی زد میں ہیں بشرطیکہ آپ خود قائم رہیں۔ یہ بت صرف آپ کے سہارے پر قائم ہیں۔ آپ اپنے کو ان کے سہارے پر نہ چھوڑیں! ہاں جائز کاموں میں حکومت سے تعاون

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعاون کیا جاتے لیکن اس سے ان کے باطل نظام سیاست اور پروگرام کی عمر دراز نہ ہونے پاتے اور ان کے جو گماشتے آپ کا کاروبار کرنے کے لیے آپ کی طرف بڑھ رہے ہیں، ان کو آپ کے سامنے پیش ہوتے ہوئے آپ کی غیرت اور ثبات علی الحق سے خوف آئے۔ اگر آپ نے خود اپنے منصب اور مقام و مرتبہ کا احترام نہ کیا تو یقین کیجیے: کل آپ کی وہی حیثیت ہوگی جو آج ملک میں چماروں کی ہے۔ آپ اس سے بچیں کہ آپ پر حضور کا یہ ارشاد صادق آئے۔

کچھ لوگ دین حاصل کریں گے کہ بادشاہوں کا قرب حاصل ہوگا، دنیا کمائیں گے مگر اپنا دین بچا کے رکھیں گے مگر ایسا ممکن نہ ہوگا۔

ان ناسا من امتی سیتفقهون فی الدین یقرؤن القرآن یقولون ناتی الامراء فنصیب من دنیاھم ونعتزلھم بدیننا ولا یکون ذلک الحدیث (ابن ماجہ)

حضرت ابن مسعود نے فتنوں کی تصویر کھینچتے ہوئے فرمایا کہ یہ اس وقت نازل ہوں گے جب فہم دین، دین کے لیے اور علم عمل کے لیے نہیں حاصل کیا جائے گا اور نیک عمل کے ذریعے دنیا تلاش کی جائے گی

اذا تفقہ لغیر الدین وتعلم لغیر العمل والتمست الدنیا بعمل الآخرۃ (دو: جمع القرآن)

بہر حال ہم اس فریضہ کے لیے ہر اس شخص سے اپیل کریں گے جو دین کی عظمت اور سربلندی چاہتا ہے کہ علمائے حق کا ساتھ دے تاکہ بد دل ہو کر وہ کسی آس پاس کے فتنے میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ اس کے باوجود اگر وہ قائم نہ رہیں تو قرآن کا ارشاد ہے کہ ان سے الگ ہو جاؤ کیونکہ اس سے زیادہ یہ سوچ ہی نہیں سکتے۔

فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰی عَنْ ذِکْرِنَا وَلَمْ یُرِدْ اِلَّا الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا ۔ ذٰلِكَ مَبْلَغُھُمْ مِّنَ الْعِلْمِ (پ ۲۷۔ النجم ع ۲)

جو شخص ہماری یاد سے روگردانی کرے اور دنیا کے سوا اس کو اور کسی بات سے غرض ہی نہ ہو، اس کی ذرہ بھی پروا نہ کرو، اس کے علم و عقل کی رسائی (بس) یہیں تک ہے۔

• جن لوگوں نے علم دین کے ذریعے "قرب سلطان اور دنیا" حاصل کی، قرآن نے ان کو آیات الٰہی فروخت کرنے والا قرار دیا ہے:

اشتروا بہ ثمنا قلیلا (توبہ ع ۲) اولٰئک الذین اشتروا الضلالۃ (بقرہ ع ۲) اولٰئک الذین اشتروا الحیٰوۃ الدنیا بالاخرۃ (بقرہ ع ۱۰) اشتروا بایت اللہ ثمنا قلیلا (توبہ ع ۱) یعنی یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے آخرت اور آیات کے عوض حقیر دنیا کمائی اور ہدایت کے بدلے ضلالت مول لی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ